V0158

فضائے قرآن

سلسلۂ اشاعت قرآن کے اجراء کی غرض "قرآنی فضا" کا پیدا کرنا اور ایسی ہستیوں کا مہیا کرنا ہے جو اس کام کیلئے وقف کرنے والے ہوں۔ فضائے قرآنی کا یہ مطلب ہے کہ عام ذہنیت قرآنی ہو جائے، لوگ قرآن پڑھنے لگیں اور قرآن سوچنے لگیں۔ خیالات میں یکسوئی اور مرکزیت پیدا ہو جائے، عالم اسلام ایک مرکز پر گردش کرنے لگ جائے، پراگندگی دور ہو اور انتشار ذہن کو سکون و اطمینان میسر ہو، دین و دنیا پر قبضہ کرنے کیلئے مسلمان متحرک ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے زمین پر خدائی حکومت کا قیام اور عبدیت و محبت الٰہی کا دور دورہ ہو جائے۔

قرآن مقدس کے متعلق خود مسلمانوں میں چند در چند غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہو جائیں اور برکات قرآن و نعم قرآن پر جو صدیوں سے پردے پڑ گئے ہیں اٹھ جائیں۔ مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کو ترک کر چکے ہیں ان کو توجہ دلائی جائے کہ خدارا ایسا نہ کریں کہ قرآن کا ترک خدا اور رسول کا ترک ہے دین و دنیا کا ترک ہے اور انسانیت و اسلام کا ترک ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کو تمہاری ہدایت کیلئے سمجھیں اور جو بے معنی و مطلب کی تلاوت کرتے ہیں وہ معنی و مطلب غور و فکر و تعمق و تدبر کے ساتھ عمل کی نیت سے تلاوت کریں۔

مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ قرآن مجید میں (نعوذ باللہ) رکھا ہی کیا ہے چند روزہ نماز کے خشک مسائل ہیں اور بس! ان کو بتلایا جائے کہ قرآن حکیم میں اولین و آخرین کا علم ہے، علوم و فنون کے خزانے ہیں، حقائق و معارف کے دریا ہیں، صنعت و حرفت، تجارت و سیاحت کی تحریص و ترغیب ہے، سائنس کی ایجادات کے اصول ہیں، روحانی اور آسمانی فلسفے کے اعلیٰ مسائل ہیں، انسان بننے کی باتیں ہیں، مسلمان بننے کے طریقے ہیں، حکمرانی اور غلبہ و تسلط حاصل کرنے کے قوانین ہیں، عبد و معبود کے تعلقات ہیں، عبادات اور اخلاق و تہذیب کے لئے بہترین نمونے ہیں۔

ایک بات اور بھی بتلانے کی ہے کہ قرآن تمام اقوام عالم کے لئے ہے لہٰذا مسلمان اس کو اپنی ملکیت محدود نہیں رکھ سکتے۔ قرآن کے علم میں جس طرح عمل بھی داخل ہے اسی طرح عمل میں غیر قوموں کو اس کی تعلیم و تبلیغ بھی شامل ہے۔

ناظرین کرام! "سلسلۂ اشاعت قرآن" کی ممکن امداد اسی نیت سے کریں اور اس کا مطالعہ اسی خیال سے ہو تا کہ ہم اور وہ ایک راہ اور ایک منزل کے مسافر اور ایک شاہد مقصود کے طالب ثابت ہوں۔

ابو محمد مصلح

دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن ۲۳ صفر المظفر ۳۴۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اکبر شاہ خانصاحب

مخدوم و محترم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میں نے مطبوعہ و غیر مطبوعہ رسالہ اوراق کا بغور و بہ مسرت مطالعہ کیا۔ آپ کا ارادہ بڑا ہی مبارک اور مستحق سپاس و آفرین ہے۔ میری دلی ہمدردی و امکانی کوشش اور بقدر استطاعت اعانت شامل ہوگی۔ انشاء اللہ۔

سر محمد حبیب اللہ صاحب بہادر

جناب ممدوح کی رائے میں عنوانِ رسالہ بیشک لائق و قابلِ قدر ہیں۔
راقم امیر حسین۔

مولنا محی الدین احمد قصوری

میرا ایمان ہے کہ ہمارا سب سے بڑا کام کتاب اللہ کی اشاعت ہے۔ میں خدا کی بخشی ہوئی سب سے بڑی توفیق اور اس کا سب سے بڑا فضل سمجھتا ہوں کہ وہ کسی بندہ کو قرآن حکیم کا فہم عطا فرمائے اور پھر اس فہم کے ساتھ اس کی اشاعت کی توفیق بخشے۔ میں دل سے آپ کے اس کارِ خیر کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

ملک عبد القیوم۔ بار ایٹ لا

چاہتا تھا کہ فرصت میں نہایت اطمینان کے ساتھ آپ کے سلسلۂ عالیہ کی تصنیفات مطالعہ کروں چنانچہ بفضلہٖ اس مقصد میں کامیابی نصیب ہوئی ماشاء اللہ کیا اعلےٰ اور شاندار مقصد ہے جس کی تکمیل کے لئے آپ کمربستہ ہیں۔ پروردگار برتر و اعلیٰ آپ کی مساعی کو عند اللہ ماجور اور عند العباد مشکور فرمائے۔

جس ترتیب اور تنظیم کا اظہار آپ نے انتخاب مضامین میں فرمایا وہ آپ ایسے عالم متبحر ہی کا حصہ ہے۔ میں نے آپ کی تصنیفات مطالعہ کرنے کے بعد مقامی "اخوان الصفا" جو شبان المسلمین کی ایک جمعیت ہے کے کتبخانے میں دے دی ہیں تاکہ دیگر ابنائے ملت بالخصوص نوجوانانِ اسلام ان انمول موتیوں کی تدریس سے اپنے مطالع علم قرآن و اسلام میں اضافہ کرتے رہیں۔

مولانا عبد السلام ندوی

میرے پاس اکثر طلب مضامین میں خطوط آتے رہتے ہیں اور میں ان کا جواب خاموشی سے دیا کرتا ہوں کیونکہ عذر اور بھی اصرار کا سبب ہوتا ہے لیکن آپ کے رسالے اور اس کے مقاصد کی اہمیت کو اس طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر سید محمود۔ پی ایچ۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا

میں ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل سے کچھ اس درجہ مایوس ہو رہا ہوں کہ میرے خیال میں کوئی کوشش انکو شاید ہی کہ زندہ اور بیدار کر سکے لیکن آپ کی تحریک ایسی عظیم الشان ہے اور ہمارے مقدس مذہب کا سارا دار و مدار اس مبارک تحریک سے وابستہ ہے بہت ممکن ہے یہ تحریک ان میں کچھ آثار ہمدردی پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے جو عنوانات آپ نے قائم کئے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل مضمون ہے اور اگر نہایت سلیس عبارت میں عنوانات پر آپ مضامین حاصل کر کے شائع کر سکے تو ایک بڑی خدمت ہوگی جس کا اجر آپ کو خدا ضرور دے گا۔

مولانا احمد الدین مکھڈوی

الحمد للہ میں انتظار میں کہ کب قرآن اُفق سعادت سے طالع ہوا ماشاء اللہ تعالیٰ چشم زخم حوادث سے محفوظ و مصئون رکھے انشاء اللہ العزیز دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گا

مولٰنا محمد عنایت اللہ خاں صاحب المشرقی
(صاحب تذکرہ رینگلر و سکالر کرائیسٹ کالج جامعہ کیمبرج)

میرے نزدیک قرآن حکیم کی خدمت جو آپ نے شروع کی ہے ازبس مفید ہے اگر آپ کے ساتھ آپ کے اور بہت سے مددگار پیدا ہو جائیں اور قرآن کے ذریعہ سے امت جماعۃ وحدت پیدا کریں تو اب بھی مسلمانوں کی بگڑی پھر بن سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن حکیم سے شغف ہے اور اس نقطۂ نظر سے دین اسلام کی خدمت کے لئے آپ کی مستعدی ایک مبارک امر ہے جو عام مسلمانوں میں موجود نہیں۔

نواب نثار یار جنگ بہادر

"سلسلۂ اشاعتِ قرآن پاک" کی نسبت مجھ ناچیز کی کیا ہستی ہے۔ جو رائے ظاہر کروں یہ تو وہی مقصدِ وحید ہے جو بندوں کو خدا سے ملاتا ہے قرآن کی تعلیم سے ہم بدنصیبوں نے جب سے منہ موڑا ہے ہم برباد ہیں دین اور دنیا کا خسارہ برداشت کر رہے ہیں۔ آخر کب تک یہ غفلت۔ اب بھی اگر بیدار نہ ہوئے۔ تو پھر کب ہوں گے۔

انسانیت تہذیب، امن و آسودگی خلائقِ عامہ، ایثار، مذہب محمودؐ توحید اسن لاہوت، روحانیات، برکات وغیرہ سب اسی مبارک تعلیم سے وابستہ ہیں اس کی اشاعت کی شدید ضرورت ہے۔ یہ نہ ہوگی تو ہم نہ ہوں گے خدا اپنا فضل شاملِ حال فرمائے اور ہم کو بھی توفیق مرحمت ہو۔ کہ قرآن پڑھتے پڑھتے اور عمل کرتے کرتے ہم اس دورِ پرفتن سے گذر جائیں۔ آمین۔

فیروزہ بیگم بی۔ اے

"سلسلۂ اشاعت قرآن" ملا۔ شکریہ قبول فرمائیے۔ مقاصد بہت اچھے ہیں خدا کامیابی عطا کرے۔ اور دلی مطلب پورا کرے۔ امین۔

ایڈیٹر "مونس" اٹاوہ۔ آپ کی تحریک کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ کام بہت اچھا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔ میں خود اور آپ کا "مونس" بسلسلۂ اشاعتِ قرآن کا دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

رہبرِ دکن "دفتر قرآنی تحریک" حیدرآباد دکن جس کے مقاصد میں انجمنوں، اخبارات و رسائل، تالیف و تصنیف سیاحت و تقاریر کے ذریعہ قرآنی تحریک کا ہر جگہ پھیلانا بھی داخل ہے۔ مولوی ابو محمد مصلح صاحب کے قلم سے ہر ماہ چھوٹے چھوٹے رسائل نہایت خوشنما مفید شائع ہونے لگے ہیں۔ جو لوگ سالانہ دس روپیہ دیں وہ ماہوار تصانیف پا سکتے ہیں جن کے پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔

یہ رسائل دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن سے ملیں گے۔

روزنامہ الکلام بنگلور جناب ابو محمد مصلح صاحب نے اشاعتِ قرآن کے مقدس مقصد کو لئے ہوئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ شروع فرمایا ہے جن میں قرآن کے مطالب و معانی کو اردو داں طبقہ کی سہولت کے لئے عام فہم اور سلیس طرزِ بیان میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جناب ابو محمد مصلح صاحب کے اس مبارک اقدام کو ہم نظرِ استحسان سے دیکھتے ہیں۔ آجکل قرآن [illegible] والوں میں سب سے بڑی تعداد ان مسلمانوں کی ہے جو صرف الفاظ کو طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں اور اس کے مطالب و معانی سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی، یہی برائی ہے جو مسلمانوں کو دینی و دنیاوی امور میں ترقی حاصل کرنے سے مانع رہی ہے۔ اگر مسلمان قرآن مجید کو سمجھنے لگیں اور اس کے معانی مطالب ذہن نشین کرنے کے بعد ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تو اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان ایک دفعہ اور اپنی گذشتہ عظمت کو حاصل کر لیں اور موجودہ پستی و تنزل سے باہر

نکل جائیں۔

جناب ابو محمد مصلح صاحب نے قرآن کو معنی و مطلب کے ساتھ عام کرنے کے لئے یہ پاکیزہ قرآنی تحریک شروع فرمائی ہے اور آپ کا ارادہ ہے کہ ہر مہینے چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کیا کریں اور ان میں قرآن کے فوائد اور اس کے پر مغز مطالب کو عام فہم پیرایہ میں سمجھانے کی کوشش کریں ہمارے پاس ان آٹھ رسالوں کا سٹ آکر موصول ہوا ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو تحریک شروع فرمائی ہے اس میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور جس مقدس مقصد کو لئے ہوئے آپ ان رسالوں کو شائع فرمار ہے ہیں اس سے قوم کی ایک بہت بڑی خدمت انجام پائے گی۔

ہم معزز ناظرین سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان رسالوں کو خود پڑھیں اور اپنے بال بچوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

ترجمان بنارس مسلمانوں کے ادبار و تنزل اور ذلت و پستی کا عام سبب یہ ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا نہیں معلوم وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب پہلے پہل مسلمانوں میں یہ بات پیدا ہوئی کہ قرآن مجید جس طرح پڑھنے کی کتاب ہے، بالکل اسی طرح عمل کرنے کی۔ انھیں مسلمانوں کا نام نہاد روشن خیال اور ترقی پسند گروہ تو قرآن مجید کی تعلیم کو بھی غیر ضرور شمار دیتا ہے پھر اس کے عمل کا کیا ذکر عام مسلمان قرآن مجید کے معانی و مطالب سمجھے بغیر صرف عبارت کا پڑھ لینا کافی سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح ان میں قرآن مجید پر عمل کرنے کی حیثیت و قابلیت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے، باقی رہی مختصر سی علماء کی جماعت اُس کی حالت کے مطالعہ کے لئے دینی مدارس میں چلے جائیے، اور جس وقت طلبہ کو قرآن مجید کا درس دیا جارہا ہو بغور دیکھئے کہ کیا معلم و متعلم دو میں سے ایک بھی

بھی عملی انہماک کے ساتھ عمل کا احساس پایا جاتا ہے ورنہ تو قیاس کہتا ہے کہ آپ کو ایسے پانچ فیصدی اساتذہ اور پانچ طلبہ بھی مشکل سے ملیں گے

قرآن مجید کی اس عام کس مپرسی کے زمانے میں کیسے مبارک ہیں وہ مسلمان جو عملی فکر و احساس کے ساتھ قرآن مجید کو پڑھیں، پڑھائیں اور قرآن مجید کے علم و عمل کو عام کرنے کی کوشش کریں، جناب مولانا ابو محمد مصلح صاحب انہیں چند خاص دلدگان قرآن میں سے ہیں جو قرآن مجید کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف ہو گئے ہیں آپ نے حیدر آباد دکن سے سلسلۂ اشاعت قرآن کا اجرا کیا ہے۔ جہاں آپ کو نواب ندیر جنگ بہادر کی خاص تائید حاصل ہے، اس سلسلے کی پہلی قسط آپ نے ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ میں شائع کی ہے اسی طرح ہر مہینے نئے نئے عنوانات پر آٹھ رسالے شائع ہوا کریں گے یہ رسائل سولہ سولہ صفحے کے ہیں اگر کبھی مضامین طویل ہوے تو اس کے مطابق رسائل کی تعداد کم کر دی جانے گی اور ضخامت بڑھا دی جانے گی۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب چیز اعلیٰ درجہ کی سالانہ چندہ دس روپیہ اور ماہانہ پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ ہے انشاء اللہ آیندہ پرچے میں ہم ان رسائل کے اقتباسات بھی درج کریں گے یہاں ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مولانا ابو محمد مصلح صاحب کی تحریک کو تحریک اہل قرآن سے کوئی واسطہ نہیں ہے آپ خیر القرون ہی کے رنگ میں قرآن مجید کے علم و عمل کو عام کرنے کے حامی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ قرآنی علم و عمل کی ترویج و اشاعت کی تحریک کسی اہم سے اہم اسلامی تحریک سے بھی کم نہیں ہے اس لئے ہم مسلمانوں کو بزور توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ کی سرپرستی کریں۔

صبح دکن

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن سے اشاعت قرآن کے نام سے تقریباً سال بھر سے ایک مجلس قائم ہے جس نے ماہوار آٹھ چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک سٹ شایع کرنے کا انتظام کیا ہے ان رسالوں میں وہ قرآنی مطالب او معنوں کی توضیح اور تشریح کیا کرتے ہیں چنانچہ پہلا سٹ ذی الحجہ کے مہینے کا جو دفتر میں وصول ہوا ہے حسب ذیل مختصر رسالوں پر مشتمل ہے (۱) قرآن معنے و مطلب کے ساتھ عام کیونکر ہو (۲) خلیفۃ المسلمین (۳) علم تفسیر تاریخی حیثیت سے (۴) ہونہار طلبہ (۵) ارتقار انسان اور قرآن (۶) عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں (۷) خلیفۃ المسلمین ۔ (۸) قرآنی دینا۔

مجلس اشاعت قرآن کی یہ کوشش نہایت مبارک اور مسعود ہے اور مسلمانوں کو یقیناً اس سلسلہ سے بہت زیادہ فائدہ پہونچ سکتا ہے مسرت کی بات ہے کہ ہمارے ملک کے نامور رئیس ہز اکسلنسی نواب سالار جنگ بہادر نے اس تحریک کے عام کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اسطرح کے رفاہ عام کے کاموں میں عموماً نواب صاحب ممدوح خاموشی سے حصہ لیا کرتے ہیں۔

مولوی ابومحمد مصلح صاحب نے اس سٹ کو بڑی قابلیت سے مرتب کیا ہے زبان سلیس اور صاف استعمال کی ہے موضوع مفید اور دلچسپ اختیار کئے ہیں۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی اور کاغذ بھی عمدہ لگایا ہے سالانہ دس روپیہ ہے اور ماہوار پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ ہے۔

پتہ

دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن